

یتیم کسے کہتے ہیں؟

(مع دیگر دلچسپ سوال جواب)



پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ
مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ
کے مدنی مذاکرہ نمبر 7 کے مواد سمیت المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“
نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

پہلے اسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، علم و حکمت سے معمور مدنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی و قفاؤ قفا مختلف مقامات پر ہونے والے مدنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طب، اخلاقیات و اسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سوالات کرتے ہیں اور شیخ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم و حکمت سے لبریز مدنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیہ کا شعبہ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ ان مدنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علم و دین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُر خلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مَجْلِسُ الْمَدِیْنَةِ الْعِلْمِیَّة

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

۶ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ / ۱۲ جون ۲۰۱۶ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یتیم کسے کہتے ہیں؟

(مع دیگر دلچسپ سوال جواب)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۲۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے۔
اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے راضی ہو اُسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔^(۱)

قلیل روزی پہ دو قناعت فُضُول گوئی سے دید و نفرت
دُرود پڑھتا رہوں بکثرت نبی رحمت شفیق اُمت
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یتیم کسے کہتے ہیں؟

سوال: یتیم کسے کہتے ہیں؟ نیز کتنی عمر تک بچہ یا بچی یتیم رہتے ہیں؟
جواب: وہ نابالغ بچہ یا بچی جس کا باپ فوت ہو گیا ہو وہ یتیم ہے۔^(۲) بچہ یا بچی اس وقت یتیم

① فِرْدَوْسُ الْأَخْبَار، باب المیم، ۲/۲۸۴، حدیث: ۶۰۸۳

② دُرِّ الْمُخْتَار، کتاب الوصایا، باب الوصیۃ للاقارب وغیرہم، ۱۰/۴۱۶

تک یتیم رہتے ہیں جب تک بالغ نہ ہوں، جوں ہی بالغ ہوئے یتیم نہ رہے جیسا کہ مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ فرماتے ہیں: بالغ ہو کر بچہ یتیم نہیں رہتا۔ انسان کا وہ بچہ یتیم ہے جس کا باپ فوت ہو گیا ہو، جانور کا وہ بچہ یتیم ہے جس کی ماں مر جائے، موتی وہ یتیم ہے جو سیپ میں اکیلا ہو اُسے دُرِّ یتیم کہتے ہیں بڑا قیمتی ہوتا ہے۔^(۱)

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی فضیلت

سوال: یتیم کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی بھی کوئی فضیلت ہے؟

جواب: یتیم کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی حدیثِ پاک میں بڑی فضیلت آئی ہے چنانچہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ روحِ پرور ہے: مسلمانوں کے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ بُرا برتاؤ کیا جاتا ہے۔^(۲) ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: جو شخص یتیم کے سر پر محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اُس کا ہاتھ گزرا ہر بال کے بدلے دینہ

① نور العرفان، پ ۴، النساء، تحت الآیۃ: ۲

② ابنِ ماجہ، کتاب الأدب، باب حق الیتیم، ۴/۱۹۳، حدیث: ۳۶۷۹

میں اُس کے لیے نیکیاں ہیں اور جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر احسان کرے میں اور وہ جنت میں (دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا کہ) اس طرح ہوں گے۔^(۱)

اس حدیث پاک کے تحت مفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے عزیز یا اجنبی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے محبت و شفقت کا یہ محبت صرف اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی رضا کے لیے ہو تو ہر بال کے عوض اسے نیکی ملے گی۔ یہ ثواب تو خالی ہاتھ پھیرنے کا ہے جو اس پر مال خرچ کرے، اس کی خدمت کرے، اسے تعلیم و تربیت دے سوچ لو کہ اس کا ثواب کتنا ہو گا۔^(۲) یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے نیکیوں کے حصول کے ساتھ ساتھ دل کی سختی دُور ہوتی اور حاجتیں بھی پوری ہوتی ہیں جیسا کہ حضرت سیدنا ابو ذر دَعِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عظیم میں حاضر ہو کر اپنے دل کی سختی کی شکایت کی، تو ارشاد فرمایا: کیا تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے اور تیری حاجتیں پوری ہوں؟ تو یتیم پر رحم کیا کر اور اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر اور اپنے کھانے میں سے اس کو کھلایا کر ایسا کرنے سے تیرا دل نرم ہو گا اور حاجتیں پوری ہوں گی۔^(۳)

دینہ

① مُسْنَدُ إِمَامِ أَحْمَد، مُسْنَدُ الْإِنصَار، حَدِيثُ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِي، ۲/۸، ۲۷۲، حَدِيث: ۲۲۲۱۵

② مِرْآةُ الْمُنَاجِح، ۶/۶۲۲

③ مَجْمَعُ الزَّوَائِد، كِتَابُ الْبِرِّ وَالصَّلَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِيْتَامِ وَالْإِهْمَالِ وَالْمَسَاكِين، ۸/۲۹۳، حَدِيث: ۱۳۵۰۹

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا طریقہ

سوال: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: جب بھی کسی یتیم بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا ہو تو سر کے پیچھے سے ہاتھ پھیرتے ہوئے آگے کی طرف لے آئیے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: لڑکا یتیم ہو تو اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے میں آگے کو لائے اور جب اس کا باپ ہو (یعنی بچہ یتیم نہ ہو) تو ہاتھ پھیرنے میں گردن کی طرف لے جائے۔^(۱)

یتیم کی دی ہوئی چیز کھاپی نہیں سکتے

سوال: یتیم کی ہبہ کی ہوئی چیز کھاپی سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: یتیم کسی کو اپنی کوئی چیز ہبہ نہیں کر سکتا کیونکہ ”ہبہ صحیح ہونے کی شرائط میں سے ایک شرط ہبہ کرنے والے کا بالغ ہونا بھی ہے۔“^(۲) جبکہ یتیم نابالغ ہوتا ہے۔ اسی طرح کوئی دوسرا بھی نابالغ کا مال ہبہ نہیں کر سکتا جیسا کہ صدر الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: باپ کو یہ جائز نہیں کہ نابالغ لڑکے کا مال دوسرے لوگوں کو ہبہ کر دے اگرچہ معاوضہ لے کر ہبہ کرے کہ یہ بھی ناجائز ہے اور خود بچہ بھی اپنا مال ہبہ کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا یعنی اُس نے ہبہ کر دیا اور موہوب لہ کو دیدیا اُس سے دینہ

① مُعْجَمُ أَوْسَط، من اسمہ احمد، ۱/۳۵۱، حدیث: ۱۲۷۹

② بہارِ شریعت، ۳/۶۹، حصہ: ۱۲، المخصّصاً

واپس لیا جائے گا کہ (نابالغ کا) ہبہ جائز ہی نہیں۔ یہی حکم صدقہ کا ہے کہ نابالغ اپنا مال نہ خود صدقہ کر سکتا ہے نہ اُس کا باپ۔ یہ بات نہایت یاد رکھنے کی ہے اکثر لوگ نابالغ سے چیز لے کر استعمال کر لیتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اُس نے دے دی حالانکہ یہ دینا نہ دینے کے حکم میں ہے بعض لوگ دوسرے کے بچے سے (کنوئیں سے) پانی بھرا کر پیتے یا وضو کرتے ہیں یا دوسری طرح استعمال کرتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ اُس پانی کا وہ بچہ مالک ہو جاتا ہے اور ہبہ نہیں کر سکتا پھر دوسرے کو اُس کا استعمال کیوں کر جائز ہو گا۔ اگر والدین بچہ کو اس لیے چیز دیں کہ یہ لوگوں کو ہبہ کر دے یا فقیروں کو صدقہ کر دے تاکہ دینے اور صدقہ کرنے کی عادت ہو اور مال و دنیا کی محبت کم ہو تو یہ ہبہ و صدقہ جائز ہے کہ یہاں نابالغ کے مال کا ہبہ و صدقہ نہیں بلکہ باپ کا مال ہے اور بچہ دینے کے لیے وکیل ہے جس طرح عموماً دروازوں پر سائل جب سوال کرتے ہیں تو بچوں ہی سے بھیک دلواتے ہیں۔ (۱) - (۲)

یتیم کے مال کا غیر محتاط استعمال

سوال: جب گھر کا کوئی فرد فوت ہو جاتا ہے تو بعض اوقات وہ یتیم بچے اور مال چھوڑ دینا

① بہارِ شریعت، ۳/ ۸۱، حصہ: ۱۲

② نابالغ سے پانی بھروانے اور پانی شرعاً اس کی ملک ہونے یا نہ ہونے کی تفصیلات جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ”پانی کے بارے میں اہم معلومات“ کے صفحہ 20 تا 25 کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جاتا ہے اور اس کا ترکہ بھی تقسیم نہیں کیا جاتا ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟
 جواب: علمِ دین سے دُوری اور جہالت کے سبب عموماً خاندانوں میں ترکہ تقسیم نہیں کیا
 جاتا اکثر وُزَّاء میں یتیم بچے بچیاں بھی شامل ہوتے ہیں اور لوگ بلا جھجک ان
 یتیموں کا مال کھاتے پیتے اور ہر طرح سے استعمال کرتے ہیں حالانکہ یہ سب
 ناجائز ہے اور اس کی طرف کسی کی توجُّہ ہی نہیں ہوتی۔ یاد رکھیے! میت کے
 وُزَّاء میں سے اگر کوئی یتیم ہو تو جب تک ترکہ تقسیم کر کے یتیم کا حصّہ الگ نہ
 کیا جائے تب تک اس میں سے میت کے ایصالِ ثواب کے لیے صدقہ و خیرات
 وغیرہ بھی نہیں کر سکتے۔ پارہ 4 سورۃ النساء کی آیت نمبر 10 میں خُداے رحمن
 عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ
 الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي
 بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ
 سَعِيرًا ۝۱۰

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے
 ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور
 کوئی دام جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں
 گے۔

اس آیت مبارکہ کے تحت مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان
 عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْخَنَان فرماتے ہیں: ”جب یتیم کا مال اپنے مال سے ملا کر کھانا (متعدد
 صورتوں میں) حرام ہوا تو علیحدہ طور پر کھانا بھی ضرور حرام ہے۔ اس سے معلوم

ہوا کہ یتیم کو ہبہ دے سکتے ہیں مگر اس کا ہبہ لے نہیں سکتے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وارثوں میں جس کے یتیم بھی ہوں اس کے ترکہ سے نیاز، فاتحہ خیرات کرنا حرام ہے اور اس کھانے کا استعمال حرام۔ اولاً مال تقسیم کرو پھر بالغ وارث اپنے مال سے خیرات کرے۔“ مزید فرماتے ہیں: ”جب میت کے یتیم یا غائب وارث ہوں تو مالِ مشترک میں سے اس کی فاتحہ تیجہ وغیرہ حرام ہے کہ اس میں یتیم کا حق شامل ہے بلکہ پہلے تقسیم کرو پھر کوئی بالغ وارث اپنے حصہ سے یہ سارے کام کرے ورنہ جو بھی وہ کھائے گا دوزخ کی آگ کھائے گا۔ قیامت میں اس کے مُنہ سے دُھواں نکلے گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ یتیم کا مال ظلماً کھانے والے قیامت میں اس طرح اُٹھیں گے کہ ان کے مُنہ، کان اور ناک سے بلکہ ان کی قبروں سے دُھواں اُٹھتا ہو گا جس سے وہ پہچانے جائیں گے کہ یہ یتیموں کا مال ناحق کھانے والے ہیں۔“ (۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل حالاتِ انتہائی ناگفتہ بہ ہیں یتیموں کا مال کھانے سے بچنے کا ذہن ہی نہیں ہوتا۔ گھر میں کسی کے فوت ہو جانے پر اگر سارے ورثاء بالغ ہوں وہاں تو ایک دوسرے سے حُقوقِ معاف بھی کروائے جا سکتے ہیں اور اگر ایک بھی نابالغ بچہ وارثوں میں شامل ہو تو پھر جو لوگ شریعت

کے پابند ہیں وہ سخت امتحان میں پڑ جاتے ہیں کیونکہ فی زمانہ خاندان والوں کا ذہن بنانا ہر ایک کے بس کا کام بھی نہیں ہے۔ اگر کہیں صراحتاً یا دلالۃً معلوم ہو کہ میت کے گھر والوں نے ابھی تک ترکہ تقسیم نہیں کیا اور میت کے ورثاء میں نابالغ بھی ہیں تو وہاں کھانے پینے وغیرہ سے اجتناب کیا جائے۔^(۱)

یتیم کا مال کھانے سے بچنے کا جذبہ

سوال: یتیم کا مال کھانے سے بچنے کے حوالے سے ایک دو واقعات بیان فرما دیجیے تاکہ یتیم کا مال کھانے سے بچنے کا جذبہ پیدا ہو۔

جواب: یتیم کا مال ناحق کھانے کی قرآن و حدیث میں جو وعیدات ہیں ان پر غور کر کے اپنے آپ کو ڈرایا جائے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بچنے میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ بہر حال ایک مختاط مبلغِ دعوتِ اسلامی کا واقعہ پیش کیا جاتا ہے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اس میں احتیاط کے کافی مشکبارِ مدنی پھول چننے کو ملیں گے چنانچہ ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی اپنے سفر میں بعض اوقات ایک ایسے گھر میں قیام کرتے تھے جہاں تین سگے بھائی اکٹھے رہتے تھے۔ سب سے بڑا بھائی مُتَوَسِّطُ الْحَال تاجر تھا۔ اُس کی وفات ہو گئی، ان مبلغِ دعوتِ اسلامی کو پھر سفر میں

دینہ

1..... میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کسی کے گھر میں فوگٹی ہو جائے اور میت ترکہ چھوڑے تو جلد از جلد دارالافتاء اہلسنت سے شرعی رہنمائی لے کر اس ترکہ کو ورثاء میں تقسیم کر لیا جائے اسی میں بچت اور عافیت ہے۔

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اُسی گھر میں قیام کرنا پڑا اور دورانِ گفتگو یہ بات سامنے آئی کہ مرحوم کے دو نابالغ بچے بھی ہیں اور ترکہ بھی تقسیم نہیں ہوا۔ گھر کے سارے افراد مل جُل کر اب بھی پہلے کی طرح کھاتے پیتے اور گھر کی تمام اشیاء میں تصرف کرتے ہیں اور ان مبلغ کی بھی اسی مال سے مہمان نوازی کی جائے گی۔ وہ گھبرا گئے اور انہوں نے مرحوم کے اُس بھائی کو جو اب ان دو یتیم بچوں کا سرپرست تھا بتایا کہ میں آپ کے یہاں قیام کر سکتا ہوں اور نہ ہی کھاپی سکتا ہوں اور نہ ہی آپ کی گاڑی پر سوار ہو سکتا ہوں کیونکہ آپ کے گھر کی ہر چیز میں اب ان دو یتیم بچوں کا بھی حصہ شامل ہو گیا ہے اور میں ان یتیم بچوں کی چیزوں میں کیسے تصرف کروں؟ بہر حال وہ مبلغ دعوتِ اسلامی اُس گھر سے دوسری جگہ چلے گئے اور انہوں نے اپنے دل کو مطمئن کرنے کے لیے دونوں یتیم بچوں کے لیے مناسب رقم باصرار پیش کی اور یہ بھی نیتِ شامل کی کہ میری وجہ سے جو جو اسلامی بھائی ملاقات وغیرہ کے لیے آئے اور یہاں کھایا پیا ان کی بھی خلاصی ہو جائے ان مبلغِ دعوتِ اسلامی کے سمجھانے پر اب ان گھروالوں نے ترکے کی ہر ہر شے کا حساب کر کے نابالغ بچوں کا حصہ جدا محفوظ کر لیا ہے۔^(۱)

(شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک مدنی مذاکرہ میں اپنا واقعہ یوں

دینے

..... ① بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! وہ محتاط مبلغ شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو

بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تھے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

بیان فرمایا ہے: میرے بڑے بھائی جب فوت ہوئے تو اس وقت تک والدِ مرحوم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَیُّوْم کا ترکہ تقسیم نہیں ہوا تھا۔ ان کے چھوڑے ہوئے مال ہی میں کاروبار ہوتا رہا۔ بڑے بھائی جان کا انتقال ہونے پر میں سخت آزمائش میں آ گیا کیونکہ ان کے پانچ یتیم بچے بھی تھے اور ان یتیم بچوں کی ماں بھی۔ اب بھائی کی ملکیت والی ہر چیز میں ان سب کا حق شامل ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے شریعت کے مطابق ترکہ تقسیم کیا اور ان کو زائد پیش کیا تاکہ میری طرف اُن کا کوئی حق رہ نہ جائے مگر پھر بھی خوف آتا تھا کہ کہیں ان یتیموں کے مال میں مجھ سے حق تلفی نہ ہو گئی ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اب میرے پانچوں بھتیجے بالغ ہو چکے ہیں اور میں نے اپنے پانچوں بھتیجیوں اور ان کی امی جان سے معافی حاصل کر لی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں درازی عمر بالخیر عطا فرمائے اور ہر طرح سے اپنی حفظ و امان میں رکھے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَکْمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

یتیم مُعاف نہیں کر سکتا

سوال: اگر یتیم بچے بخوشی مُعاف کر دیں تو کیا معافی ہو سکتی ہے؟ نیز مسائل معلوم نہ ہونے کے سبب جس نے نابالغ یا یتیم کا مال کھایا اور یہ بھی معلوم نہیں کہ کتنا کھایا اور اب وہ بچے بالغ ہو چکے ہیں اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: نابالغ بچے مُعاف نہیں کر سکتے، اگر وہ مُعاف کر دیں تب بھی مُعاف نہیں ہو گا لہذا مسائل معلوم نہ ہونے کے سبب جس نے نابالغ یا یتیم کا مال کھایا تو وہ ظنِ غالب کا اعتبار کرتے ہوئے اتنا مال اُن کو لوٹائے اور ساتھ میں ان سے معافی بھی مانگے۔ ہاں بالغ ہونے کے بعد وہ ”سابقہ نابالغ یا یتیم“ اپنی خوشی سے چاہیں تو مُعاف بھی کر سکتے ہیں لیکن معافی مانگنے کی بجائے اُن کا مال ہی لوٹانا چاہیے پھر اگر وہ مال لینے کی بجائے مُعاف کر دیں تو ان کی مرضی ہے چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یتیموں کا حق کسی کے مُعاف کئے مُعاف نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ خود یتیم کا دایا ماں کسی نابالغ کے ماں باپ اس کا حق کسی کو مُعاف کر دیں ہر گز مُعاف نہ ہو گا فَإِنَّ الْوِلَايَةَ لِلنَّظَرِ لَا لِلضَّمَرِ (کیونکہ ولایت و سرپرستی نگرانی کے لئے حاصل ہوتی ہے نقصان دینے کے لئے نہیں)۔ بلکہ خود یتیم و نابالغ بھی مُعاف نہیں کر سکتے نہ ان کی معافی کا کچھ اعتبار ہے لِّلْحَجْرِ الثَّامِرِ عَمَّا هُوَ ضَرُّرٌ (کیونکہ نقصان دہ معاملہ میں تصرف کرنے سے انہیں مکمل روک دیا گیا ہے)۔ محض یتیموں کا حق ضرور دینا پڑے گا اور جو نکلوا سکتا ہے اسے چاہیے کہ ضرور دلا دے، ہاں یتیم بالغ ہونے کے بعد مُعاف کرے تو اس وقت مُعاف ہو سکے گا۔^(۱)

لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کی عمر

سوال: لڑکا اور لڑکی کب بالغ ہوتے ہیں؟

جواب: ہجری سن کے حساب سے 12 سے 15 سال کی عمر کے دوران جب بھی لڑکے کو انزال ہو یا سوتے میں احتلام ہو یا اُس کے جماع سے عورت حاملہ ہو گئی ہو تو اُسی وقت بالغ ہو گیا اور اُس پر غنسل فرض ہو گیا۔ اگر ایسا نہ ہو تو ہجری سن کے مطابق 15 برس کا ہوتے ہی بالغ ہو جائے گا۔ اسی طرح ہجری سن کے حساب سے 9 سے 15 سال کی عمر کے دوران لڑکی کو جب بھی احتلام ہو یا حیض آجائے یا حمل ٹھہر جائے تو بالغ ہو گئی ورنہ ہجری سن کے مطابق 15 سال کی ہوتے ہی بالغ ہے۔^(۱)

قبر پر بیٹھنا حرام ہے

سوال: قبر پر بیٹھنا کیسا ہے؟

جواب: قبر پر بیٹھنا حرام ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 847 پر ہے: ”قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ، پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرستان میں جو نیاراستہ نکالا گیا اُس سے گزرنا ناجائز ہے۔ خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا

دینہ

۱..... الذی فی المختار و برز الختار، کتاب الحجر، فصل: بلوغ الغلام بالاحتلام، ۲۵۹/۹-۲۶۰ مَلَخَصًا

گمان ہو۔“ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کا انگاروں پر بیٹھنا اور ان کا اس کے کپڑے جلا کر جلد تک پہنچ جانا اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ کسی قبر پر بیٹھے۔^(۱)

حضرت سیدنا عمارہ بن حزم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ایک قبر کے اوپر بیٹھے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اے قبر والے! قبر کے اوپر بیٹھنے والے شخص! نیچے اتر جا، نہ تو قبر والے کو ایذا دے نہ وہ تجھے ایذا دے۔^(۲)

مسلمانوں کی قبروں کو روندنا جائز نہیں

سوال: قبرستان میں جا بجا قبریں ہوں تو کیا اپنے اعزہ و اقربا کو ایصالِ ثواب کرنے کے لیے ان کی قبور تک جاسکتے ہیں؟

جواب: ایصالِ ثواب کرنے کے لیے اپنے عزیز و اقارب کی قبور پر جاسکتے ہیں لیکن وہاں تک پہنچنے کے لیے دوسرے مسلمانوں کی قبروں کو روندنا جائز نہیں۔ حَدِیْقَةُ نَدِیَّة میں ہے: پیر کی آفتوں میں سے قبروں پر چلنا بھی ہے۔^(۳) اگر دوسری قبروں پر پاؤں رکھے بغیر اپنے اعزہ و اقربا کی قبروں تک جانا ممکن نہ ہو

دینہ

① مُسْلِم، کتاب الجنائز، النہی عن الجلوس علی القبر... الخ، ص ۸۳، حدیث: ۹۷۱

② جَمْعُ الرِّوَايَات، کتاب الجنائز، باب البناء علی القبور... الخ، ۱۹۱/۳، حدیث: ۴۳۲۱

③ حَدِیْقَةُ نَدِیَّة، ۵۰۴/۲

تو دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجیے کیونکہ قبروں پر جانا مستحب کام ہے اور مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنا حرام، مستحب کام کے لیے حرام کام کی شریعت میں اجازت نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اس کا لحاظ لازم ہے کہ جس قبر کے پاس بالخصوص جانا چاہتا ہے اُس تک (ایسا) قدیم (یعنی پرانا) راستہ ہو (جو کہ قبریں متاثر نہ بنایا گیا ہو)، اگر قبروں پر سے ہو کر جانا پڑے تو اجازت نہیں، سر راہ دُور کھڑے ہو کر ایک قبر کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر ایصالِ ثواب کر دے۔^(۱)

حدیثِ پاک میں ہے کہ مجھے تلوار پر چلنا مسلمان کی قبر پر چلنے سے زیادہ پسند ہے۔^(۲) بَحْرُ الرَّائِقِ میں ہے: قبروں کی زیارت اور مسلمان مُردوں کے حق میں دُعا کرنے میں حَرَج نہیں بشرطیکہ قبریں روندی نہ جائیں۔^(۳) فَتْحُ الْقَدِيرِ میں ہے: قبر پر بیٹھنا اور اس کو روندنا مکروہ ہے تو وہ لوگ جن کے رشتہ داروں کے گرد دوسروں کی قبریں ہوں اُن کا قبروں کو روندنا اپنے قریبی رشتہ دار کی قبر تک پہنچنے کے لیے مکروہ ہے۔^(۴)

دینہ

① فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۲۴

② ابنِ ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی النہی عن المشی... الخ، ۲/ ۲۴۹-۲۵۰، حدیث: ۱۵۶۷ ملقطاً

③ بَحْرُ الرَّائِقِ، کتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ۲/ ۳۴۲

④ فَتْحُ الْقَدِيرِ، کتاب الصلاة، باب الشهيد، ۲/ ۱۰۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قبورِ مسلمین کا ادب و احترام کیجیے اور ان کو رونے سے بچیں بالخصوص مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ **وَاَذْكُرُوا اللّٰهَ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا** جانے والے عاشقانِ رسول جنتِ المغلیٰ اور جنتِ البقیع کے مدفونین کی خدمت میں قبرستان کے باہر ہی سے کھڑے ہو کر سلام عرض کریں اور دُعا مانگیں کیونکہ اب صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اور اولیائے کرام **رَضَوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ** کے مزارات اور عام مسلمین کی قبور کو شہید کر دیا گیا ہے۔ اگر آپ اندر گئے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کا پاؤں کسی کے مزار شریف پر پڑ جائے اور بے ادبی ہو جائے۔ **اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بے ادبی سے بچائے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔**

جو ہے باادب وہ بڑا بالصبیب اور

جو ہے بے ادب وہ نہایت بُرا ہے (وسائلِ بخشش)

بچے کو سُلانے کیلئے آفیون کھلانا

سوال: بچے کو سُلانے کے لیے آفیون کھلانا کیسا ہے؟

جواب: فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 198 پر ہے: آفیون حرام ہے، (لیکن) نجس نہیں، (لہذا) خارجِ بدن پر اس کا استعمال جائز ہے۔ بچے کو سُلانے یا رونے سے باز رکھنے کے لئے آفیون دینا حرام ہے اور اس کا گناہ اس دینے والے پر ہے بچے پر نہیں۔

آفیون، بھنگ وغیرہ کو بطورِ دوا استعمال کرنا کیسا؟

سوال: آفیون، بھنگ اور چرس کو بطورِ دوا استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اگر دو اکیلے کسی مُرگب میں آفیون، یا بھنگ یا چرس کا اتنا جُز ڈالا جائے کہ جس کا عقل پر اصلاً اثر نہ ہو (یعنی نشہ نہ چڑھے تو) حَرَج نہیں بلکہ آفیون میں اِس سے بھی بچنا چاہئے کہ اس خبیث کا اثر ہے کہ معدے میں سُورخ کر دیتی ہے۔^(۱)

حاملہ عورت کو طلاق دینے کا حکم

سوال: کیا حاملہ عورت کو طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے؟
جواب: حَمَل میں طلاق نہ دی جائے لیکن پھر بھی اگر کسی نے اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ پارہ 28 سورۃ الطَّلَاق کی آیت نمبر 4 میں خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَأُولَاتِ الْأَحْصَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ^ط
ترجمہ کنزُالایمان: اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جَن لیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

وَأِنْ كُنَّ أُولَاتٍ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا
عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ^ج
ترجمہ کنزُالایمان: اور اگر حمل والیاں ہوں تو انہیں نان و نفقہ دو یہاں تک کہ ان کے

بچے پیدا ہو۔ (پ ۲۸، الطَّلَاق: ۶)

دینہ

قرآنِ پاک کا حاملہ عورت کی عِدَّت اور اس کے نان نفقے کا بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حالتِ حمل میں طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ یاد رکھیے! حاملہ عورتوں کی عِدَّت وُضْعِ حمل (یعنی بچہ جننے تک) ہے خواہ وہ عِدَّت طلاق کی ہو یا وفات کی۔ جیسے ہی بچہ پیدا ہوا عِدَّت ختم ہو جائے گی مثلاً ایک دن میں بچہ پیدا ہو گیا تو ایک ہی دن میں عِدَّت ختم اور اگر مثلاً چھ ماہ میں بچہ پیدا ہوا تو چھ ماہ تک عِدَّت رہے گی۔

جہیز کا مالک کون؟

سوال: جہیز مر دیا عورت میں سے کس کی ملک ہوتا ہے؟

جواب: جہیز عورت کی ملک ہوتا ہے۔^(۱) شادی بیاہ کے موقع پر لڑکی کو جو کچھ جہیز میں (زیورات اور دیگر سامان وغیرہ) والدین، عزیز و اقارب اور لڑکے والوں کی طرف سے دیا جاتا ہے، وہ سب لڑکی کی ملکیت ہوتا ہے کیونکہ جہیز کے معاملے میں فقہانے عُرف (معاشرے میں جیسا رواج ہے اس) کو معتبر جانا ہے۔ فقہ کی کتابوں میں عرب و عجم کے بارے میں یہی لکھا ہے کہ جہیز اور شادی کے وقت لڑکی کو دونوں جانب سے جو زیورات اور کپڑے وغیرہ دیئے جاتے ہیں وہ لڑکی ہی کی ملکیت ہوتے ہیں لہذا عُرف کا اعتبار ہو گا۔ نیز طلاق کے بعد بھی یہ تمام

دینہ

① رَدُّ الْمُحْتَار، کتاب الطلاق، مطلب فیما لو زفت الیہ بلا جہاز یلیق بہ، ۵/۳۰۲

زیورات وغیرہ جو لڑکے والوں کی جانب سے لڑکی کو ملے ہیں یہ سب لڑکی کی ملکیت ہوں گے۔ پاک و ہند میں ایسا ہی عُرْف ہے کہ شادی کے وقت لڑکی کو مالک بنا کر زیورات وغیرہ دے دیئے جاتے ہیں نہ کہ عاریۃً (واپس لی جانے والی چیز) طلاق کے بعد اگر کسی برادری (خاندان) میں یہ عُرْف ہو کہ لڑکے والے اپنے زیورات واپس لے لیتے ہیں تو اس عُرْف کا اعتبار نہ ہو گا۔ لڑکی جس چیز کی مالک ہو چکی ہے، اس میں برادری (خاندان) والے اگر یہ فیصلہ کریں کہ طلاق کے بعد اس سے اس کی ملکیت سلب کر لی جائے گی تو یہ رواج شریعت کے خلاف ہے۔ ہاں! اگر کسی برادری (خاندان) میں یہ رواج ہو کہ دیتے وقت مالک بنا کر نہ دیتے ہوں بلکہ عاریت کے طور پر دیتے ہوں اور برادری (خاندان) والے اس عُرْف پر شاہد ہوں تو اس عُرْف کا اعتبار ہو گا اور لڑکی مالک نہ ہوگی۔^(۱)

یہاں تک کہ اگر باپ نے بیٹی کے لیے جہیز تیار کیا اور اسے بیٹی کے سپرد کر دیا یعنی مالکانہ طور پر دے دیا تو اب باپ بھی واپس نہیں لے سکتا جیسا کہ دُرِّ مختار میں ہے کہ کسی شخص نے اپنی بیٹی کو کچھ جہیز دیا اور وہ اس کے سپرد بھی کر دیا تو اب اس سے واپس نہیں لے سکتا اور نہ ہی اس کے مرنے کے بعد اُس کے وارث واپس لے سکتے ہیں بلکہ وہ خاص عورت کی ملکیت ہے اور اسی پر فتویٰ دیا

جاتا ہے بشرطیکہ اس نے یہ جہیز حالتِ صحت میں بیٹی کے سپرد کیا ہو (یعنی مرض الموت میں نہ دیا ہو)۔^(۱)

شوہر زوجہ کا جہیز نہیں رکھ سکتا

سوال: زوجہ فوت ہو جائے تو کیا سارا جہیز شوہر رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: زوجہ فوت ہو جائے تو شوہر یا کوئی اور اس کے جہیز وغیرہ کا تہمالک یا حقدار نہیں ہو سکتا بلکہ وہ سارا سامان جو عورت کی ذاتی ملکیت تھا، اس کے مرنے کے بعد شرعی قانون کے مطابق وراثت میں تقسیم ہو گا جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

جہیز ہمارے بلاد کے عرفِ عام شائع سے خاص ملکِ زوجہ ہوتا ہے جس میں شوہر کا کچھ حق نہیں، طلاق ہوئی تو کل لے گی اور مر گئی تو اسی کے وراثت پر تقسیم ہو گا۔^(۲)

زوجہ کے ترکے میں شوہر کا حصہ

سوال: اگر زوجہ فوت ہو جائے تو اس کے مال میں سے شوہر کو کیا ملے گا؟

جواب: زوجہ فوت ہو جائے تو اس کے مال میں سے سب سے پہلے سنت کے مطابق اس کی تجہیز و تکفین اور تدفین کا اہتمام کیا جائے، پھر اس کے بعد اس کا قرض ہو تو دینہ

① دُرِّ الْخُضَار، کتاب النکاح، باب المہر، ۴/۳۰۴

② فتاویٰ رضویہ، ۱۲/۲۰۳

وہ ادا کیا جائے، پھر اگر اس نے کوئی جائز وصیت کی ہے تو اس کے مال کے تیسرے حصے سے اس کی وصیت کو پورا کیا جائے، پھر اس کے بعد جو مال بچ جائے اس میں سے شوہر کو حصہ ملنے کی دو صورتیں ہیں اگر زوجہ کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی میں سے کوئی نہ ہو تو اس صورت میں شوہر کو کل مال کا آدھا ملے گا اور اگر زوجہ کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی میں سے کوئی نہ ہو تو اس صورت میں شوہر کو کل مال کا چوتھائی حصہ ملے گا چنانچہ پارہ 4 سورۃ النساء کی آیت نمبر 12 میں خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ
 إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ
 لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكَنَّ
 مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِ يُوْصِيْنَ بِهَا
 اَوْ دِيْنٌ ط

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہاری بیبیاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دین نکال کر۔

کیا کبوتر سید ہوتے ہیں؟

سوال: عوام میں یہ مشہور ہے کہ کبوتر سید ہیں یہ کہاں تک دُرست ہے؟
 جواب: عوام میں یہ غلط مشہور ہے کوئی بھی جانور سید نہیں ہوتا۔ البتہ حرم شریف کے کبوتر ان کبوتروں کی نسل میں سے ہیں جنہوں نے غارِ ثور کے دروازے پر

گھونسلہ بنا کر انڈے دیئے تھے، چنانچہ جب کفارِ ناہنجار سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ڈھونڈ رہے تھے اور سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غارِ ثور میں تشریف لے گئے تو ”اللہ عَزَّوَجَلَّ“ نے ایک درخت کو غار کے دروازے پر اُگنے کا حکم دیا، مکڑی کو غار کے دروازے پر جالاٹنے کا حکم دیا اور دو جنگلی کبوتر بھیجے وہ غار کے دروازے پر ٹھہر گئے اور گھونسلہ بنا دیا۔ مُشرِکین یہ دیکھ کر واپس لوٹ گئے کہ غار میں کوئی بھی نہیں تو سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کبوتروں پر اپنا دستِ شفقت پھیرا اور انہیں دُعاے خیر سے نوازا تو حرمِ شریف کے کبوتر انہی کبوتروں کی نسل سے ہیں۔“ (۱)

مفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ فرماتے ہیں: اس غار کے دروازے پر پہنچ کر بعض کافر بولے کہ اس کے اندر جا کے دیکھ لو تو دوسرے بولے کہ اگر اس میں کوئی گھسا ہوتا تو جالا اور کبوتری کے انڈے ٹوٹ جاتے ایک بولا کہ یہ جالا تیری پیدائش سے پہلے کا ہے حالانکہ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اندر پہنچ جانے کے بعد وہ جالا مکڑی نے تنا تھا کبوتری نے انڈے دیئے تھے اگر رب (عَزَّوَجَلَّ) چاہے تو اپنے محبوب (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو مکڑی کے جالے کے ذریعہ بچائے، غضب کرے تو فرعون کو اس کے

دینہ

①..... مُسنَدِ بزار، مُسنَدِ زید بن ارقم، ۲۴۶/۱۰، حدیث: ۴۳۴۴، مُلخصاً

قلعہ کی دیواریں نہ بچا سکیں۔ بزرگانِ دین (رَحِمَهُمُ اللہُ الْبَرِّینَ) فرماتے ہیں کہ حرم کے کبوتر اسی کبوتری کی نسل ہیں جس نے وہاں انڈے دیئے تھے ان کا اب تک احترام ہے۔^(۱) امام بوصیری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْتَوٰی فرماتے ہیں:

فَلْتُوا الْحَمَامَ وَظَلُّوا الْعُنُكَبُوتَ عَلَى

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحْمِ (قصیدہ بُردہ)

یعنی مشرکین نے کبوتری اور مکڑی کے بارے میں گمان کیا کہ یہ خیر البریہ، سید النوری، جنابِ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر (ان کی حفاظت کے لیے) جالا بننے والی اور انڈے دینے والی نہیں ہیں۔

کبوتر کے پاؤں سُرخ ہونے کا واقعہ

سوال: کہتے ہیں کہ امامِ عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد کبوتر نے اپنے پاؤں خونِ امام سے ترکیے اور کر بلائے معلیٰ سے پرواز کرتا ہوا مدینہ منورہ رَاَدَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں فریاد کے لیے حاضر ہوا اُس وقت سے کبوتر کے پاؤں سُرخ ہو گئے۔ یہ بات کہاں تک دُرست ہے؟

جواب: امامِ عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد کبوتر کا

دینہ

① مرآة المناجیح، ۸/ ۲۵۵

اپنے پاؤں خونِ امام سے تڑ کرنے اور پھر کربلائے معلیٰ سے پرواز کرتے ہوئے راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ رب العباد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں فریاد کے لیے حاضر ہونے کا واقعہ میری نظر سے نہیں گزرا، البتہ تفسیرِ صاوی میں کبوتر کے پاؤں سُرخ ہونے کا ایمان افروز واقعہ کچھ یوں ہے: (طوفانِ نوح گزر جانے کے بعد جب نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے زمین کی خبر لانے کے لیے کسی کو بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو سب سے پہلے مرغی نے عرض کی: میں زمین کی خبر لاؤں گی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کے بازوؤں پر مہر لگا کر فرمایا: تجھ پر میری مہر لگ چکی ہے کہ تو ہمیشہ لمبی پرواز نہیں کر سکے گی اور میری اُمت تجھ سے فائدہ حاصل کرے گی۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے کوئے کو بھیجا مگر وہ ایک مُردار کو دیکھ کر اُس پر اتر پڑا اور واپس نہیں آیا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس پر لعنت فرمادی اور اس کے لیے خوف میں مبتلا رہنے کی دُعا کر دی چنانچہ کوئے کو حِلّ و حَرَم میں کہیں بھی پناہ نہیں۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے کبوتر کو بھیجا تو وہ زمین پر نہیں اُترا بلکہ ملکِ سبا سے زیتون کی ایک پتی چونچ میں لیکر آگیا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے فرمایا: تم زمین پر نہیں اترے اس لیے پھر جاؤ اور زمین کی خبر لاؤ چنانچہ کبوتر دوبارہ روانہ ہوا اور مکہ مکرمہ دَاخِلُ اللہ

شَرَفًا وَتَعْظِيمًا میں حرمِ کعبہ مُشْرِفہ کی زمین پر اُتر اور دیکھ لیا کہ پانی زمینِ حرم سے ختم ہو چکا ہے اور سُرخ رنگ کی مٹی ظاہر ہو گئی ہے۔ کبوتر کے دونوں پاؤں سُرخ مٹی سے رنگین ہو گئے اور وہ اسی حالت میں حضرت سیدنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ بات خوشی کا باعث ہو گی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے گلے میں خوبصورت ہار پہنا دیا اور میرے پاؤں سُرخ فرما دیجیے اور مجھے زمینِ حرم میں رہائش کا شرف بخش دیجیے۔ حضرت سیدنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے کبوتر کی چونچ اور گردن پر دستِ شفقت پھیرا، اسے ہار پہنایا، اس کے پاؤں کو سرخی عطا فرمائی، اس کے لیے اور اس کی اولاد کے لیے برکت کی دُعا مانگی۔^(۱)

کبوتر کی خاص عادات و صفات

سوال: کبوتر کی کچھ خاص عادات بیان فرمادیجیے۔

جواب: حضرت سیدنا علامہ کمال الدین الدمری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کبوتر کی خاص عادت یہ ہے کہ اگر اس کو ایک ہزار میل کے فاصلے سے بھی چھوڑا جائے تو یہ اُڑ کر اپنے گھر پہنچ جاتا ہے نیز زور دراز ملکوں سے خبریں لاتا اور لے جاتا ہے اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر کبھی کسی کا پالتو کبوتر اور کسی جگہ پکڑا گیا اور

دینہ

①..... تَفْسِیرِ صَادِی، پ ۱۲، ہود، تحت الآیۃ: ۴۸، ۳/۹۱۶ مُلَخَّصًا

تین تین سال یا اس سے بھی زیادہ مدت تک اپنے گھر سے غائب رہا مگر باوجود اس طویل غیر حاضری کے وہ اپنے گھر کو نہیں بھولتا اور اپنی ثباتِ عقل، قوتِ حافظہ اور کششِ گھر پر برابر قائم رہتا ہے اور جب کبھی اسے موقع ملتا ہے اڑ کر اپنے گھر آجاتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کے اعضاء شل ہو جائیں یا لٹوہ، فالج کا اثر ہو جائے تو ایسے شخص کو کسی ایسی جگہ جہاں کبوتر رہتے ہوں وہاں یا کبوتر کے قریب رہنا مفید ہے، یہ کبوتر کی عجیب و غریب خاصیت ہے، اس کے علاوہ ایسے شخص کے لیے اس کا گوشت بھی فائدہ مند ہے۔^(۱)

کبوتر کا گوشت حلال ہے

سوال: کبوتر کا گوشت کھانا حلال ہے یا حرام؟

جواب: کبوتر حلال پرندوں میں سے ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام نے اونچا اڑنے والے حلال پرندوں میں کبوتر اور چڑیا کا بھی ذکر فرمایا ہے۔^(۲) لہذا اس کا گوشت کھانے میں کسی قسم کی کراہت نہیں میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَالَمِین کی بارگاہ میں سوال ہوا کہ ”کبوتر کے کھانے میں کسی قسم کی کراہت ہے؟“ تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جواباً ارشاد فرمایا: کچھ نہیں۔^(۳)

دینہ

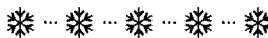
① حیاة الحیوان الکبریٰ، الحمام، ۱/۳۶۵-۳۷۲ ملخصاً

② بحرُ الزائق، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، ۱/۴۰۰ ملخصاً

③ فتاویٰ رضویہ، ۲۰/۳۲۱ ماخوذاً

ماخذ و مراجع

***	***	***	قرآن پاک
مطبوعہ	ہم کتاب	مطبوعہ	ہم کتاب
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور	مرآۃ المناجیح	مکتبہ المدینہ ۱۴۳۲ھ	کنز الایمان
کونہ ۱۴۲۰ھ	البحر الرائق	پیر بھائی سکینی مرکز الاولیاء لاہور	نور العرفان
کونہ	فتح القدیر	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ	حاشیۃ الصاوی علی الجلالین
دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ	الدر المختار	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ	الدر المنثور
دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ	رد المحتار	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ	صحیح مسلم
رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور	فتاویٰ رضویہ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ	سنن ابن ماجہ
مکتبہ المدینہ کراچی پاکستان	بہار شریعت	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ	مسند امام احمد
بزم وقار الدین کراچی	وقار الفتاویٰ	مکتبہ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ	مسند بزار
مطبوعہ عامر ۱۴۹۰ھ	الحقیقۃ الندیۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ	المجم الاوسط
دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۵ھ	حیۃ الیوان الکبریٰ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ	فردوس الاخبار
***	***	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ	مجمع الزوائد



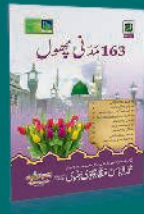
فہرست

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
16	بچے کو سُلانے کیلئے افیون کھلانا	2	دُرود شریف کی فضیلت
16	افیون، بھنگ وغیرہ کو بطور دوا استعمال کرنا کیسا؟	2	یتیم کسے کہتے ہیں؟
17	حاملہ عورت کو طلاق دینے کا حکم	3	یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی فضیلت
18	جہیز کا مالک کون؟	5	یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا طریقہ
20	شوہر زوجہ کا جہیز نہیں رکھ سکتا	5	یتیم کی دی ہوئی چیز کھاپی نہیں سکتے
20	زوجہ کے ترکے میں شوہر کا حصہ	6	یتیم کے مال کا غیر محتاط استعمال
21	کیا کبوتر سید ہوتے ہیں؟	9	یتیم کا مال کھانے سے بچنے کا جذبہ
23	کبوتر کے پاؤں سُرخ ہونے کا واقعہ	11	یتیم مُعاف نہیں کر سکتا
25	کبوتر کی خاص عادات و صفات	13	لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کی عمر
26	کبوتر کا گوشت حلال ہے	13	قبر پر بیٹھنا حرام ہے
27	ماخذ و مراجع	14	مسلمانوں کی قبروں کو روندنا جائز نہیں

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نماز مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ﷺ سنتوں کی تربیت کے لئے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-792-0



0125524



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net